بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

شرعی لحاظ سے ووٹ دینے نہ دینے سے متعلق بانی جامعہ دارالعلوم کراچی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے "رسالہ ووٹ اور ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت" میں درج ذیل تفصیل بیان فرمائی ہے:

قرآن وحدیث میں جس طرح جھوٹی شہادت دینے سے منع فرمایا ہے، اسی طرح سچی شہادت کو لازم اور واجب فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كُونُوا قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ﴾ مائدہ:۸۔ دوسری جگہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ﴾ نساء:۱۳۵۔ ان دونوں آیتوں میں مسلمانوں پر فرض کیا ہے کہ سچی شہادت سے جان نہ چھڑائیں، اللہ تعالیٰ کیلئے ادائیگی شہادت کیلئے کھڑے ہو جائیں، تیسری جگہ سورۂ طلاق میں ارشاد ہے کہ: "اللہ تعالیٰ کیلئے سچی شہادت قائم کرو"۔ ایک آیت میں ارشاد ہے کہ: "سچی شہادت کا چھپانا حرام اور گناہ ہے"۔ مزید ارشاد ہے کہ: "شہادت کو نہ چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گناہگار ہے"۔ ان تمام آیات نے مسلمانوں پر فریضہ عائد کر دیا ہے کہ سچی گواہی سے جان نہ چھڑائیں، ضرور ادا کریں، اور آج جو خرابیاں انتخابات میں پیش آ رہی ہیں، ان کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نیک وصالح حضرات عموماً ووٹ دینے سے گریز کرنے لگے ہیں، جس کا لازمی نتیجہ وہ ہوا جو مشاہدہ میں آ رہا ہے، کہ ووٹ عموماً ان لوگوں کے آتے ہیں، جو چند ٹکوں میں خرید لئے جاتے ہیں، اور ان لوگوں کے ووٹوں سے جو نمائندے پوری قوم پر مسلط ہوتے ہیں، وہ ظاہر ہے کس قماش اور کس کردار کے لوگ ہوں گے۔

اس لئے جس حلقہ میں کوئی بھی امیدوار قابل اور نیک معلوم ہو اسے ووٹ دینے سے گریز کرنا بھی شرعی حرام اور پوری قوم وملت پر ظلم کے مترادف ہے، اور اگر کسی حلقہ میں کوئی بھی امیدوار صحیح معنوں میں قابل اور دیانت دار نہ ہو، مگر ان میں سے کوئی ایک صلاحیت کار اور خدا ترسی کے اصول پر دوسروں کی نسبت غنیمت ہو تو تقلیل شر اور تقلیل ظلم کی نیت سے اس کو بھی ووٹ دیدینا جائز ہے، بلکہ مستحسن ہے، جیسا کہ نجاست کے پورے ازالہ پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں تقلیل نجاست کو اور پورے ظلم کو دفع کرنے کا اختیار نہ ہونے کی صورت میں تقلیل ظلم کو فقہاء رحمہم اللہ نے تجویز فرمایا ہے۔ (مقالات مفتی اعظمؒ، ص:۲۱۰)

مختصر یہ ہے کہ انتخابات میں ووٹ کی شرعی حیثیت کم از کم ایک شہادت کی ہے، جسکا چھپانا بھی حرام ہے اور کتمان حق، اور بے موقع گواہی چھپانے کے مترادف ہے، جبکہ پاکستانی قانون کے مطابق ووٹ ڈالنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے، اسلئے آپ کے حلقہ انتخاب میں اگر کوئی صحیح نظریہ کا حامل اور دیانتدار نمائندہ کھڑا ہے، تو اس کو ووٹ دینے میں کوتاہی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اور کوئی دیانتدار نہ ملے تو مذکورہ خدا ترسی کے اصول کی بنیاد پر جو بہتر ہو اس کو ووٹ دیدینا مستحسن ہے۔ تاہم اگر حلقہ انتخاب میں امیدوار نظریہ اسلام کے خلاف کوئی نظریہ رکھتا ہو، تو اس کو ووٹ دینا ایک جھوٹی شہادت ہے، جو گناہ کبیرہ ہے۔ ایسے شخص کو ووٹ نہ دیا جائے بہرحال ووٹ دینے میں مذکورہ تفصیل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ووٹ دینے نہ دینے کا فیصلہ کیا جائے۔ البتہ مذکورہ تفصیل کا لحاظ رکھے بغیر بالکلیہ انتخابات سے کنارہ کشی اختیار کرنا درست نہیں، اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

... كان كمن شهد بالزور) فكتمان الشهادة حرام شديد التحريم فهو من الكبائر • (ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه)

(۲)۔۔۔ کسی کو ووٹ نہ دے کر ضائع کرنا بھی ناجائز اور شرعی جرم ہے، کیونکہ جہاں خیر کی امید نہ ہو وہاں شر کو کم کرنے کی کوشش مستحسن ہے (ماخذہ: جواہر الفقہ: ۳۰۰/۲)

لقول الله عز وجل: [البقرة : ۲۸۳]

{وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ}

عمدة القاري – (باب ما قيل في شهادة الزور)

لقوله تعالى ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم (البقرة ۲۸۳) هذا التعليل في محله أي ولا تخفوا الشهادة إذا دعيتم إلى إقامتها ومن كتمانها ترك التحمل عند الحاجة إليه قوله فإنه آثم قلبه (البقرة ۲۸۳) أي فاجر قلبه وخصه بالقلب لأن الكتمان يتعلق به لأنه يضمره فيه فأسند إليه والله بما تعملون عليم (البقرة ۲۸۳) أي يجازي على أداء الشهادة وكتمانها۔

(۳)۔۔۔ ایسی جماعتوں کو ووٹ نہ دیا جائے جن سے دین اور ملک کے بارے میں خیر کی توقع نہ ہو کیونکہ بعض جماعتیں تو لادینی اور اسلام مخالف عناصر کو فروغ دیتی ہیں اور بار بار کے تجربات اور مشاہدات اسکے شاہد ہیں۔

التفسير المنير للزحيلي – (۶ / ۲۴)

وفي الجملة انفردت سورة المائدة ببيان أصول مهمة في الإسلام هي:۔۔۔ أوجب الله على المؤمنين إصلاح نفوسهم، وأنه لا يضرهم إن استقاموا ضلال غيرهم، وطريق الإصلاح الوفاء بالعقود وتحريم الاعتداء على الآخرين، والتعاون على البر والتقوى وتحريم التعاون على الإثم والعدوان، وتحريم موالاة الكفار، ووجوب الشهادة بالعدل، والحكم بالقسط والمساواة بين المسلمين وغيرهم، والله تعالى أعلم بالصواب

ضیاء الرحمن
ضیاء الدین باشہروی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔الف: ووٹ کے سلسلے میں حلقہ انتخاب میں کھڑے ہوئے امیدوار میں درج ذیل اوصاف کی تحقیق کرکے اس کے حق میں ووٹ استعمال کرنا چاہئے۔

(الف)۔۔۔امیدوار عقیدے کے اعتبار سے پکا مسلمان ہو۔

(ب)۔۔۔دیندار ہو یا کم از کم دین، اہلِ دین اور شعائرِ دین کا دل سے احترام کرتا ہو اور ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کا جذبہ رکھتا ہو۔

(ج)۔۔۔دیانت دار ہو ضمیر فروش نہ ہو۔

(د)۔۔۔نظریہ پاکستان اور اسلامی قومیت کا حامی ہو۔

(ز)۔۔۔شریف اور بااخلاق ہو اور ملک و قوم کی واقعی خدمت کرنا چاہتا ہو۔

(ھ)۔۔۔کھلے عام فسق و فجور میں مبتلا نہ ہو۔

(و)۔۔۔سلیم الفکر ہو اور نظامِ حکومت کے مسائل اچھی طرح سمجھتا ہو۔

(ی)۔۔۔وہ امیدوار یا اس کی پارٹی کامیابی کے بعد جن مقاصد کے پورا کرنے کا عزم ظاہر کرتی ہو وہ مقاصد شریعت کے موافق ہوں، شریعت کے خلاف نہ ہوں۔

لہٰذا آپ کے حلقہ انتخاب میں جو شخص بھی مندرجہ بالا معیار پر پورا اترتا ہو تو اسے ووٹ دے کر کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور اگر امیدواروں میں سے کوئی بھی اس معیار پر پورا نہیں اترتا تو اس شخص کو ووٹ دیں جو ان اوصاف سے سب سے زیادہ قریب ہو اور اس کا شر دوسروں کے مقابلے میں کم ہو، ہاں اگر کسی جگہ یہ فیصلہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو وہاں سکوت اختیار کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ (کذا فی التبویب: ۱۳۱۲/۹۳)

(ب)۔۔۔واضح رہے کہ اپنے ووٹ کا درست استعمال کرنا ہر شخص کا فرض ہے لہٰذا اگر کوئی شخص اپنے حلقۂ انتخاب میں کھڑے ہوئے مندرجہ بالا معیار یا ان اوصاف سے قریب تر امیدوار کو ووٹ نہیں دے گا تو وہ گناہ گار ہوگا کیونکہ شرعی اعتبار سے ووٹ کی کم سے کم حیثیت ایک شہادت اور گواہی کی ہے اور جس طرح جھوٹی گواہی دینا ناجائز اور حرام ہے اسی طرح ضرورت کے موقع پر شہادت کو چھپانا بھی ناجائز اور حرام ہے جس پر قرآن و حدیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، البتہ جہاں یہ فیصلہ بھی ممکن نہ ہو سکے تو وہاں سکوت کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ (ماخذہ التبویب: ۱۵۹۲/۶۱)

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner